

۲۸
سنہ ۱۹۳۱ء
REGISTERED
LUCKNOW
1931
1931

[illegible]

ناظم انصاری [illegible] بمبئی نمبر [illegible]

[illegible]

[illegible] سنچارک کمپنی متھرا

سیاحت ظریف

یعنی

[illegible]

نمبر اودھ پنچ لکھنؤ

مجلدات اودھ پنچ بابت ۱۹۳۰ء

چند فائل برائے فروخت موجود ہیں۔ یہ مجلدات [illegible] ظرافت و سیاست سے مالا مال ہیں۔ [illegible] دیگر سنین [illegible] کے بھی مکمل فائل برائے فروخت موجود ہیں [illegible]

اودھ پنچ [illegible] ہر شمارہ سے [illegible] فائدہ اٹھاتا ہے۔

منیجر

توجہ شرط ہے

[illegible]

(قواعد و ضوابط)

[illegible]

سوراجیہ آپ کے لیے بیکار ہے

[illegible]

وید شاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

[illegible] لکھنؤ

جلد ۱۶ نمبر ۳۶

مضامین

۲۹ اگست ۱۹۳۱ء

تکیہ کلام

از پنچ

واہ کیا ہر زبان کا ہے جو محاورہ و بیکن
غضب کا اب سخن تکیہ کلام بن گیا

جناب ایڈیٹر صاحب اودھ پنچ بہت دنوں سے چاہتا تھا کہ عنوان بالا پر کچھ لکھوں کیونکہ میرا خیال ہے کہ اب تک اس موضوع پر کسی نے قلم نہیں اٹھایا! کسی نے کچھ کہا ہو تو کم از کم میری ناچیز نظر سے نہیں گزرا۔ یہ میری لاعلمی و کوتاہ نظری ہے۔ اسلئے مجھکو جرأت ہوئی کہ کچھ مدنظر ناظرین کروں جو دلچسپی سے خالی نہیں اگر مضمون چھاپنے کے قابل ہو تو اخبار میں اسکو بھی جگہ دیجیے۔

زبان میں اگر یہ ہو تا ہو کہ جیسے شعر کی حلاوت محاورہ کی گھلاوٹ اور فصیح و بلیغ الفاظ کی شرکت یا کسی پُرمعنی و مناسب محل ضرب المثل کی چاشنی لطف آمیز ہے یا ایک مصرعہ۔ شعر یا کلام کو عجیب بنا دیتے ہیں ایک نئی روح پھونک دیتے ہیں۔ تو اسکے برعکس ایک تکیہ کلام یا سخن تکیہ سامع کے دل میں الجھن پیدا کرکے اسکے کانوں کو پریشان طبیعت کو منغص کر دیتا ہے۔ اس سے متکلم کی عادت معلوم کر لیں۔ تمہید اور کیسی کراہت ظاہر ہوتی ہے کیونکہ سلسلۂ کلام کو غیر منقطع ہونے کے لیے متکلم کسی تکیہ کلام کے سہارے کی ضرورت ہوتی ہے اور بعض وقت ایسا بھی دیکھا گیا ہے کہ وہ ایسی عادت کا عادی ہوتا ہے کہ بلا قصد ہی الفاظ تکیہ کلام اسکی زبان سے روانی گفتگو میں نکلتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ بعض بے معنی و مہمل ہیں بلکہ بے تعلق بلکہ محض الفاظ

تک جو اسکا سخن تکیہ ہو بے سوچے سمجھے وہ بولنے لگتا ہے۔ یہ کچھ ہندوستان اور ہندوستانی زبان ہی بولنے والوں کے لیے مخصوص نہیں بلکہ اس ناپسندیدہ اور مضحکہ انگیز عادت کے رکھنے والے افراد ہر ملک اور ہر زبان کے بولنے والے زیادہ تر شہری اشخاص میں پائے جاتے ہیں۔

عربی مدرسہ کے جنرل سکریٹری اسٹیشن پر استقبال کے لیے جا رہے تھے کیونکہ آج مولانا احمد سعید مولانا حسین احمد مفتی کفایت اللہ وغیرہ علمائے کرام جماعت صاحبان دیوبند سے علما کی جمعیت کے جلسہ کے لیے اس وقت کی ٹرین سے تشریف لائیں گے کی خبر ہے۔ راستہ میں کچھ اور لوگ اور انگریزی پڑھنے والے طلبہ بھی شامل ہو گئے ان میں چند طالب علموں کی ایک ٹولی آپس میں باتیں کرتی جاتی تھی۔ اور ہم اُنکے پیچھے پیچھے گفتگو سنتے جا رہے تھے۔ عجیب اتفاق کی بات یہ کہ ان سب لڑکوں کا تھا کہ جس میں سے ہر ایک کا کچھ تکیہ کلام تھا۔ اور ہم بعض سے پہلے سے واقف تھے۔

(ایک چندہ طالب علم اپنے ہمراہیوں سے) علم قسم آج خوب مزہ ہے میں نے تو خاص طور پر سکریٹری صاحب سے آدھے وقت کی چھٹی لے لی ہے۔ علم قسم آج کون کون صاحبان آئیں گے؟ علم قسم کیا ڈاکٹر انصاری بھی تشریف لاویں گے؟؟

(عربی مدرسہ کے ایک ہندوستانی طالب علم) وحید صاحب سپلر لیڈر آویں گے تو کیا معنی کہ وہ آئیں۔ خیر تو انکی بھی ہی ہے۔ کیا معنی کہ ڈاکٹر صاحب کی تو بڑی ہستی ہے کیا معنی کہ وہ بڑے جوشیلے کانگریس کے حامی رہے ہیں۔ کیا معنی کہ اس دفعہ خاص طور پر مولانا حسین احمد صاحب بھی ہیں ایک

(ایک دوسرے چندہ صاحب) اس کانگریس نے جو ہے سو ہماری گورنمنٹ کو بہت مشکلات میں ڈال رکھا ہے۔ اور جیسا جو ہے سو یہ ضرور ایک نیا کچھ رنگ لاوے گی جو ہے سو اس وقت ملک میں بہت بے چینی پھیلی ہوئی ہے۔ جو ہے سو دیکھیے اونٹ کس کل بیٹھتا ہے؟

(ایک بہاری طالب علم جسکے ناک کو کہتے ہیں) یہ کانگریس ہی کی بدولت ہے کہ قلت ارزانی سمجھے نا مگر جب گورنمنٹ تخفیف کر رہی ہے سمجھے نا صرف ریلوے سے چالیس ہزار آدمی تخفیف کر دیے گئے سمجھے نا تو پھر یہ ہندوستانی قلاش بے روزگار (جن کو کیا کام) ہو جائے گی۔ سمجھے نا ہر محکموں میں بھی بے انصاف تخفیف ہو رہی ہے۔ سمجھے نا سرکاری ملازموں کی سنا ہے پندرہ فیصدی تنخواہ گھٹانے کی تجویز پیش ہے سمجھے نا پھر تنخواہ داروں کی بھی مشکل ہے اتنا گزارہ ہونا بہت مشکل ہے سمجھے نا وہ خواہ مخواہ اپنے وسائل آمدنی پیدا کرنے پر مجبور ہونگے سمجھے نا اس زمانہ میں اصلاح نا معلوم زندگی کیسے بسر ہو گی جب بھوک کی وجہ ہی ہے۔

(ایک صاحب جو پہلے بھی ہیں ای ای ای کہہ کر) سنا ہے کل ترنڈ روزانہ کو بولی بازار میں ٹی ٹی جلسہ ہو گا۔ ٹی ٹی ٹی ٹی بیرسٹر لوگ خوش خوش ضرور جاویں گے مجھ کو سو سو مرتبہ سنا ہے مولوی عطاء اللہ

واسطے عام فروخت کے بیچنے

سمن بغرض انفصال مقدمہ

دارالقضاء عدالت [illegible] بمقام [illegible] دیوانی

نمبر مقدمہ ۱۲ [illegible] ۱۹۳۱ء

بمدالت [illegible] صاحب [illegible] بہادر [illegible]

ضلع [illegible]

[illegible] .... مدعی

[illegible]
بنام

مدعا علیہ

[illegible]

[illegible]

دستخط حاکم مع مہر عدالت

مہر عدالت

[illegible]

ہماری تب تب تب بڑے حضور جب سی ٹی
ٹی پر ڈنڈو کو دو چاہیں تو ۱۱۱۱ ایک تقریر میں
ٹی ٹی ٹی ٹی پر ہندوستان کی گٹ گٹ کا یا
پلٹ دیں گے

(ایک پنجابی صاحب) جناب عالی حضرت
عطاء اللہ صاحب بخاری معلوم ہوا ہے کہ بالشویک
گورنمنٹ روس کے ایجنٹ ہیں جناب عالی وہ
گورنمنٹ برطانیہ کے خلاف پروپیگنڈا کرتے ہیں
ہیں۔ جناب عالی۔ یہ الزام سے
ہندی مسلمان ناواقف ہیں کیونکہ ان
لوگوں نے مذہب کو مشغلہ بنا لیا۔ اگر ارادہ
تو رفتہ رفتہ ہو گی تب بھی ایک بات تھی
مگر جناب عالی ہندوؤں میں اگرچہ
بالشویک نام سے نہیں مگر آہستہ
آہستہ وہ باتیں مروج ہو رہی ہیں
دیا تو میں بولے انہیں آپ سے
پوچھوں ہماری زندگی میں کیوں نظام
درامی ہوتا ہوا نظر نہیں آتا ہے میں
آپ سے پوچھوں زمیندار کاشتکار
کی نوبت بری حالت میں کاشتکار
کی پیداوار سے روپیہ کی ایک کوڑی
ہے اور زمیندار کو نقصان اول
نہیں ہوتا۔ تجارت کی سرمایہ داری
کاروبار چھوٹے رہے ہیں آپ سے
پوچھوں بنگالی اور ہندوستانی
برابر قانون شکنی پر آمادہ ہیں۔
میں آپ سے پوچھوں ملک کے بچ کر کیسے
ایک بنگالی نے خودکشی کر دیا۔ میں آپ سے پوچھوں
اور ایک غریب کا شتکار فقط میں زخمی ہو گیا۔
میں آپ سے پوچھوں فرگسن کالج کے ایک طالبعلم
نے گورنر صاحب بمبئی پر ریوالور کیوں چلایا آپ سے
پوچھوں وہ کون ہیں کہ زندگی تنگ ہیں
آپ سے پوچھوں کیا طریقہ ہے یہ
(دہرایا) ہم قسم اس طالبعلم کی جرأت
حرکت ہم قسم کرکے ایسے لوگ پیدا ہو جائیں

تو پھر دیکھو کیسے جلد ملک قسم انقلاب ہو جاوے
پاس سلطان ہیں اور علم قسم آپس کی تعلقات کچھ نہیں
تو اس حالت میں اور کیا کیا جاوے
(ایک اور نمبر ی) یہ ہندوستان ہے
اچھے یہاں سینکڑوں قومیں آباد ہیں اچھے
اور مذہبوں کے سب ہیں۔ اچھے یہاں اتفاق
باہمی ہونا محال ہے اچھے کہ ہر قوم اور اقوام
کے حقوق کی حفاظت اچھے کانگریس نے کبھی بھی

غیر ملکی زنان پیشہ ور کا قانون اخراج (بمبئی)



پولیس :- ارے یہ تو چل گئی کہ ہم نے نکالنے لگے اب اسکی لاش کہاں پھینکیں؟

نہیں کی۔ اچھے اور ہر گروہ اپنے آزادانہ حقوق
طلب کرتا ہے اور حفاظت چاہتا ہے۔ اچھے
اور خائف ہے کہ زیادہ آبادی والے اکثریت
نہ کر جاویں۔ اور اچھے انگریز جب تک وہ ہیں
کیا اچھے ہیں کہ وہ جلد ہندوستان کو خالی کرکے
بوریا بستر باندھ ولایت کو چلے جائیں گے۔ اچھے
ابھی وہ زمین کو دانتوں سے پکڑ لیں گے۔ جو کچھ
اچھے ان کی سلطنت میں جیسا آرام ہے ویسا
ملنا مشکل ہے اچھے۔ کیا اچھے ہے

(دوسرا) یہ مسلمان جی چیف اوراق کیا معنی
کہ یہ لوگ کیا ہیں دوسرے تمبر پر بیٹھ کر
کہ نہرو رپورٹ میں آل پارٹیز کانفرنس کی ہے۔
کیا معنی کہ ان کی نیت میں کیسے خلوص کیا تھی
اور اپنے مذہب کی حفاظت چاہتے ہیں۔ کیا
معنی کہ ان میں مذہب کی قوت اور سیاسی سمجھ
تو ہے نہیں۔ کیا معنی کہ قلب صاف ہے
اور جلد مشتعل ہو جاتے ہیں کیا معنی کہ وہ
اقل اول خیمہ ضرب کا کام بنے
ہیں کیا معنی کہ پھر وہ پھر بھڑک گئے ہیں
جب سے کام بگڑ جاتا ہے۔ کیا
معنی کہ ٹکڑے ہو جاتے ہیں۔ لشکر
میں اونٹ پہ نام کیا معنی کہ انگلینڈ
انکے دوست ہیں اور کیا معنی کہ وہ
سلطنت ہی کو اعتبار ہے کیا
معنی کہ ازیں سوز نمہ وارداں ہو
کیا معنی کہ وہ سانحہ اور یہ ہندو
کے مخلص ملے شروع کیے ہیں کیا معنی
کہ چھوٹے بڑے لوگوں کی جان لینے
اور انتظام سلطنت میں کیا معنی کہ
گڑبڑ کرنا شروع کیا ہے کہ معنی کہ
انگریز تنگ ہو کر آپ چھوڑ دیں گے
کیا معنی کہ یہ جلد اعظم خریدو آئے
حسن بن صباح کے گیر کر دیتے اعلیٰ
کیا ہے۔ کیا معنی کہ اب اس طرح
بہر کامیابی نہیں ہو سکتی ہے
(وہاں کی صاحب) سب سے کہاں اور نہیں کہ
کمپنی کی مسلمانوں کی گڑی میں عقل ہے کچھ
یہ کام کرتی ہیں اور شکر کرتے ہیں جب وقت
نکل جاتا ہے تب سمجھتے ہیں افلاس دیکھ کر
کے دن میں خود غرضی زیادہ ہیں سمجھتے ہیں کہ
جلوس نعرے سے کام۔ سمجھے کیا نہیں تو
افسوس ہے ورنہ ملک کی خیر خواہی۔ سمجھے مسلمانو
در گذر مسلمانو درگذر۔ جب سمجھے اپنی
ملک کو اپنا ملک نہ جانیں تب تک آپ کی بہتری

بیچھے تاڑ جاؤ - پیرو و کیسکوں کی تعداد ان سے کم ہے جیسے نا مگر ان کی پولیٹیکل حالت نے بہ رہا بہتر ہے جیسے کہ تھیں ۔!

(۱) ایک پڑھے لکھے مسلمان را ہ گیر جو تم سے ملی ہیں، اور تمھارا خیال ہے کسی کی واسطے ہو گی ہے - یہ اتفاق ابھی سیدہ اج کا معاملہ حل ہونا ناممکن ہے - اب تک سمجھ رہے ہیں ہم تو اور تمھی یہ بھی ثابت ہوا ہے کہ ہندو کسی طرح نہیں چاہتے کہ مسلمان ہندوستان میں رہیں بلکہ کر اور تم جو چاہے زبانی باتیں بنا لیں اور تم کو دل سے نہیں چاہتے - ان کو مسلمانوں کے ساتھ خلوص نہیں - اور تم بلکہ سخت تعصب - دیکھ لیجئے ابھی خوا اپنی ملک جیسے مالوی جی ہیں اور تم ولایت گنگا جلی ساتھ لیا دیئے گیا ایسے لوگوں سے اور تم کیا امید ہو سکتی ہے کہ وہ مسلمان اور اچھوت لوگوں کو عروج و مساوات کے دو چار پر دیکھ سکیں - اور تم کہنے کو ہم بھی کہتے ہیں

میں وہاں سے ٹرم کو سپاہ کر آؤ کہ با ہو کر کے کو وہ کیا کہوں کو کیسے ہیں اعتبار ہوا - باتیں کرتے کرتے اسٹیشن پر پہنچ گئے - وہیں پلیٹ فارم پر آ کر گاڑی ہوئی سب ایک دوسرے سے الگ ہو گئے - اور گفتگو کا سلسلہ ختم ہو گیا

(راقم خواجہ محمد باقر حسن علی عنہ)

منقلو آرا بیگم بنام وائسرائے

لاٹ صاحب میں نے سُنا ہے کہ تمھارے دشمن کہہ رہے ہیں - اس شخص کا بیمار ہونا تعجب کی بات ہے جس نے وہ بڑے دھکے اور صدمے اٹھائے ہوں ! -

(۱) انگلینڈ میں کے اعتراضات اور بیگم گھمنڈی کانفرنس میں شرکت سے انکار -

(۲) ایسے بڑے وقت میں لندن کی حکومت کا شدید انقلاب -

مگر یہ دونوں باتیں ایسی نہیں ہیں کہ انسان ان پر زیادہ غور کرے اور اتنا غم کرے کہ بیمار پڑ جائے تم اطمینان سے ہاتھ دھو کر کھانا کھاؤ - گھوڑا کا ڈالا ہاں کی عادت ہو تو اس خوشی جان کر و سپیشل دل بہلاؤ - ہاں ہیں ناش کھیلو - بال ہیں ناچو - سچ کرے تمھاری بلا -

اس انقلاب سے تمھارا کچھ نہ بگڑے گا کیونکہ خدا کے فضل کے بجلی چلتا پاشا ہو کر تو ادھر ہی ٹھیک لگے گا - تھوڑی سی عجائب اشیاء روش حال کی ضرورت ہے کہ سر سپرد اور مسٹر مانٹیگو کا اس فن میں ماہر ہیں تمہارا خدا حافظ تو وہ بھلا سٹروں میں اطمینان حاصل کر لیں گے -

اب رہی انگلستانی حکومت کی استعفا بازی - تو یہ بھی کوئی نئی بات نہیں - ہندوستان کے دل میں مدتوں سے امیدوں کی جگہ ناکامی ہی ہے - مایوسی مسلمانوں کے مذہب میں بھی گناہ ہے ہندوؤں کے مذہب میں بھی - ان [illegible]

بسند عام فرودست کہ ...

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آمدہ شدہ قواعدہ ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۱۶۱۲ سنہ ۱۹۱۹ء

بعدالت تحصیلدار صاحب ... بہادر، مال تحصیل ... ضلع ...

[illegible]

مدعی

مدعا علیہ

[illegible]

دستخط حاکم ... ۱۹۱۹ء

مُہر عدالت

بسند عام فرودست کہ ...

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آمدہ شدہ قواعدہ ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۶۹۷ ۱۵

بعدالت از جناب تحصیلدار صاحب تحصیل گنگا ... مقام تحصیل گنگا ... ضلع ...

... مدعی

... مدعا علیہ

[illegible]

دستخط حاکم ...

جاری کیا گیا -

مُہر عدالت

سمن بغرض انفصال مقدمہ

نمبر مقدمہ ۲۰۰ ۱۹۱۹ء اپیل ...

[illegible]

مدعی

مدعا علیہ

[illegible]

دستخط حاکم ...

مُہر عدالت

[illegible]

نام ہے ہندوستان۔ یا یہیں ہم صدہا ہانڈے دل کے روشن خلیج پر پاس کے زخمے کے کالے بادل کیمل کا جل برسا رہے ہیں؟ گاندھی کی نورانی [illegible] کی آندھی دھان کالے بادلوں کو ہٹا سکی نہ دروں اسمبلیز سے یکتا آنند کا آسیب اتروا سکی۔ دس بیس بار ہم ان بادلوں کو ہٹانے میں کامیاب ہو چکے ہیں) وہ سوراج مانگنے پر آمادہ ہیں اور یہ سوراج دینے پر مگر قبول کرنے والا اس عطیہ کا سوائے کوئی نظر نہیں آتا۔ بڑے حاجی کی تعلیم کر حصہ داری تو نہ دار صف سوچنے کی داڑھی بنا کر سوراج کا بوجھ اٹھا گیا تو عام مقبولیت کو اس سے کوئی علاقہ نہ ہو گا۔ میرا مطلب یہ ہے کہ وہ فسادی گروہ جو صرف ان دونوں کی تقلید میں ہے اور کبھی کانپور میں [illegible] جتاتا کبھی کشمیر کے مسئلہ پر ہندو مسلمانوں [illegible] کو بھی جو خواہ مخواہ دخل دے رہی ہے گروہوں کو لڑواتا ہے یا رہوا بھلے انسانی بیہودگی اور غفلت کے اس موہوم عجلت کو جب [illegible]

نقاب میں ہے تو اب نقاب اٹھنے پر شکل نظر آئے گی کیوں؟! چلیے کہ خواہ نظام ہندوستان کے متعلق کیسا ہی [illegible] اور متحدہ اسکیم تیار کیا گیا ہو یا بن رہا ہو مگر اس میں خلیفہ بڑے حاجی کے سر اقدس کے واسطے تاج خلافت اور [illegible] کی کھوپڑی کے لیے [illegible] تو ہوگا۔ پھر جب یہ نہیں تو خاک بر سر سوراج وقت بیہودے آنا [illegible] وطن۔ کھوپڑی اور [illegible] انھیں ہے [illegible] سے جن کا دل ہاتھ میں لینے کے لیے [illegible] کا کھیل روپیوں سے ہو رہا ہے۔ پس جب [illegible] ہے تو کروڑ سے تمہاری بلا سے [illegible] خرچ نہیں ہوتا ہر سال [illegible] لاکھ روپیہ ایسی جگہ کمیٹیوں پر صرف کر دینا کیا بڑی بات ہے۔ انگلستان میں کنزرویٹو لبرل لیبر اور نیشنلسٹ [illegible] معلوم نہیں ہوتے۔ حکومت ہند انگلستان کی حکومت کی تابع ہے۔ [illegible] کا ہے جنبش کا سے چناں کبھی زمین [illegible] آسمان پر ہو تو حکومت ہند [illegible]

کا شکار [illegible] کی [illegible] کے طلسمی [illegible] کی طرح۔

یہ حاضر ہوں حضور۔ فرمائیے کیا لاؤں۔ کسی شہر کو خراب کرنا ہو کسی ویرانے کو آباد کرنا ہو کسی قوم کو [illegible] کرنا ہو کسی لشکر کو تباہ کرنا ہو تو فرمائیے بندہ حاضر ہے۔

[illegible] سنا ہے یہ پہلی آئی [illegible] ایک صورت ہے کہ انگلستان میں لیبر پارٹی کی شکست اور کنزرویٹو پارٹی کی [illegible] جو مفید مطلب ہے یعنی کم سے کم ایک شہنشاہی کی حکومت کے [illegible] کے واسطے درکار ہوگی۔ سرمائی موسم [illegible] کا موسم ہے مگر [illegible] نشست اپنے لیے صرف پروگرام ترتیب دے سکے گی اور اس پروگرام پر بحث میں کم سے کم ایک شہنشاہی اور لگ جائے گی۔ چلیے سال گزر گیا۔ پھر بجٹ کے بعد پھر [illegible] شروع ہو جائے گا اور پھر [illegible] ختم ہو جائے گی۔

الغرض مارچ [illegible] میں اصلی امور پر سلسلہ گفتگو آغاز ہوگا [illegible] گفتگو کے [illegible] اور حقوق کی گفتگو۔ اشٹر تیری پناہ۔ آپ چلے جاتے ہیں؟

نہیں [illegible] معاذ اللہ!! مجھے یقین ہے کہ تمہارا مبارک عہد حکومت [illegible] کے زمانے کی طرح [illegible] گفتگو سے [illegible] میں لبریز ہو جائیگا اور چند سال کے بعد تم بھی ایک سمجھوتے کی فہرست دے کر قائم مقام کے ہاتھوں میں دے کے وطن سدھار گئے۔ اس سمجھوتے کا نام ہوگا [illegible] سمجھوتا۔ اگر یہی ہونے والا ہے تو دل کو مضبوط رکھو۔ بیماری [illegible] کا خیال بھی نہ کرو۔ بیمار پڑیں تمہارے دشمن جو گھڑی بھر [illegible] نہیں۔

اللہ نے بیماری پیدا کی ہے تو اس کی دوا بھی پیدا کر دی ہے۔ یقین ہے کہ [illegible] مقرر ہوگئے ہیں یہ ہیں کنزرویٹو [illegible] ان سے اور [illegible] میں بیٹی [illegible] ہندوستان کے معاملات کا تمام [illegible]

سمن بغرض قرار داد امور تنقیح طلب

مقدمہ نمبر ۱۰۳ سنہ ۱۹۳۱ء

عدالت جناب سید حسن ارشاد صاحب بہادر منصف مقام اکبر پور ضلع فیض آباد

رحمت اللہ وغیرہ ... مدعی

بنام

محمد نعمان وغیرہ ... مدعا علیہ

بنام (۱) محمد نعمان [illegible] (۲) محمد اول [illegible]

[illegible]

آج بتاریخ ۲۵ ماہ اگست [illegible] میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت

دستخط حاکم بخط انگریزی

وقت حاضری [illegible]

بروئے [illegible] کے لیے

سمن بغرض انفصال مقدمہ

نمبر مقدمہ [illegible]

[illegible]

بنام [illegible]

[illegible]

دستخط حاکم بخط انگریزی

مہر عدالت

سمن برغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قاعدہ ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی [illegible])

نمبر مقدمہ [illegible]

بعدالت جناب مولوی [illegible] صاحب بہادر آنریری اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول [illegible]

[illegible] بنام [illegible]

[illegible]

[illegible] مدعا علیہ

[illegible] ہرگاہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش [illegible] دائر کی ہے [illegible] بتاریخ [illegible] بوقت ۱۰ بجے دن [illegible] اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے کما حقہ واقف کیا گیا ہو [illegible] سوالات کا جواب دے سکے [illegible] حاضر ہو [illegible] انفصال قطعی مقدمہ [illegible]

[illegible] جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم

[illegible]

مہر عدالت

سمن برغرض انفصال مقدمہ

مقدمہ [illegible]

بعدالت جناب سید [illegible] حسن صاحب [illegible]

[illegible] بنام [illegible]

[illegible] مدعا علیہ

[illegible] ہرگاہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت [illegible] روپیہ [illegible] دائر کی ہے [illegible] بتاریخ [illegible] بوقت ۱۰ بجے دن اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے کما حقہ واقف کیا گیا ہو [illegible] سوالات کا جواب دے سکے [illegible] حاضر ہو [illegible] انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے [illegible] پیش کرو۔

[illegible] تمہارے مسموع اور [illegible] ہوگا۔

[illegible]

مہر عدالت

دستخط حاکم [illegible]

[illegible]

[illegible]



سمن برغرض انفصال مقدمہ

[illegible]

مہر عدالت

[illegible]



"جالم نیا ڈگا مگ ڈولے"

"اس ناؤ پر سوار ہونے کو جی نہیں چاہتا۔ مگر۔۔ پاؤں نکالتا۔۔۔ دیکھو۔۔۔ وہ۔۔ بھاگی۔۔ ارے"

تمھارا رنگ دھڑنگ بھی اُنھیں کی جان پر۔
مجھ سے پوچھو تو اب ساری کی ساری حکومت
کنسرویٹیو پارٹی کے ہتھے ہی چلی جائے تو اچھا ہے لبرل
کو بھی اپنی حقیقت معلوم ہو جائے لیبر پارٹی بھی اپنی
کوشش کی حدیں پہچان لے اور میاں شوکت علی
بھی اپنے کو کہتے دیکھا ہے کہ برادران کی جدوجہد
کی فضا پا جائیں جو چل اٹھے کو ابھی ہندوستان کو
سمجھے نہیں ہیں ان کی بدولت ایک سخت مرحلہ
ہندی عنقریب ہندوستان اور انگلستان دونوں
میں ہونے والی ہے دونوں طرف کے حوصلے نکلے
نہیں دل کے دل ہی میں ہیں۔
کوئی لاکھ کہے میں نہ مانوں گی۔ ہرگز حکومت اقتصادی
پیچیدگیوں کی وجہ سے نہیں بدلی۔ یہ سارے
کرشمے ہندوستان کی آزادی کے ہیں۔ اب جو ترکیب
آدھے تیتر آدھے بٹیر کی سی دیکھ رہی ہوں یہ ہرگز
مفید مطلب نہ ہوگی۔ مسٹر گاڈ ہینگ (ریڈالہ) کا قد
اونٹوں میں جیسے ہوتے ستم جیلوں میں، اور جتنی آرام
کمال اُسے چیتوں میں کیونکر شمار ہو نہ دے پناہ
کی مشابہت سے افعال نہیں بدل سکتے۔ اہل
انگلستان جو ہندوستان کے متعلق کبھی کلاہ فخر کج
بیٹھے ہیں کنسرویٹیو حکومت کے دور میں یہ عادت
ان کی چھوٹ جائے گی کیوں؟ کنسرویٹیو اپنے لائحہ
کی وجہ سے ہندوستان پر دباؤ ڈالیں گے۔ ہوشیار
ہندوستان بھی بہ ہزار سنبھال کے بقدر وسعت
انتقام پر آمادہ ہوگا۔ حکومت اپنی طاقت کے غرور میں
سختی پر سختی کرے گی۔ میاں گاندھی طاق پر بٹھائے
جائیں گے کہ چپ بیٹھے رہو خبردار جو تم نے عدم تشدد
کا نام بھی لیا۔ ہم اس سختی کا جواب خود ہی دیں گے
انشاء اللہ پھر کوئی نہ لائے۔ یہ وقت بہت برا ہوگا۔ لیکن میں
کہتی ہوں تمھیں بھی یہی اندیشہ ہو مگر تم نے تو کانپور میں تقریر
بہت ابھی جلد بجری کی تھی۔
مشوہ وٹ صاحب ایک حکایت۔ سید لطف اللہ
جلالی ایک عالم تھے ان کی ایک کتاب ہے از [illegible]
اس میں لطیفے اور حکایتیں بہت اچھی اچھی ہیں۔ وہ
لکھتے ہیں کہ میرے ایک استاد باوجود علم و فضل بہت
ظریف تھے انھوں نے بہت کہا۔ اے فرزند۔
چھ دانے آدمی کے واسطے لازم ہے کہ اسکی آنکھ
مجروح ہو اور ناخوش (ناراض) شرح میں نے پوچھا کہ وہ
فرمانے لگے فرض کرو بیمار کو بی بی نے بھیجا بازار
اور فرمائش کی کہ ایک تھان شیخ لٹھ کا لیتے آنا۔
میاں کو چاہیے کہ فوراً آنکھ بند کر کے انگلی رکھ کے
(۲) چشم ملیں۔ پھر فرمائش ہو کہ تھان ململ کے
بھی درکار ہیں۔ میاں دوبارہ انگلی رکھ کے
فرمائیں (۲) چشم ...... سو مرتبہ چشم کہنے
کے ساتھ ہی آنکھ تک انگلی ہو چکے گی تو وہ آپ سے
آپ مجروح ہو جائے گی۔
اب میاں گئے بازار۔ وہاں سے ہاتھ جھلاتے
چلے آئے۔ بی بی نے استفسار کیا ململ کہاں ہے
پس لازم ہے کہ میاں زور سے ماتھے پر ہاتھ مار کے
جواب دیں "ہے ہے بھول گیا" اور ململ کے تھان
پھر ان پر ستم ہوا دست و ناز نکلے "ہے ہے بھول گیا
خدا مجھے غارت کرے" یہ آنکھ اور رانوں پر اس طرح
تقدی مار نظم فرمانبرداری اور نسیان پر افسوس بہ زبان
کی سچائی پر شاہد عادل ہو جائے گا۔ اگر استطاعت
ہو تو شوہر کی جان اسی فقرے سے بچ سکتی ہے کہ
انکار نہ کرے اور نافرمانی کو بھول چوک پر محمول کرا دے۔
چریں صاحب اچھا نہیں کرتے کہ اردن اور
سیکڑ انلے نے آنکھ اور رانوں کو مجروح کر کے جو بات
بنائی تھی اُسے بگاڑ دیتے ہیں۔
یہ خط میں نے دو روز حال تمھاری بیماری
کی خبر سن کے لکھا تھا مگر بیچ میں اور بہت سی آ گیا
آ گئیں۔ میں یہ بھی ضروری۔
اب میں دیکھ رہی ہوں کہ تمھارے اور گاندھی جی
کے درمیان نامہ و پیام کا سلسلہ جاری ہو گیا
اسے نامہ و پیام کون کہے یہ تو سراسر بگاڑ و بھڑاؤ۔
زد میں میں ہے۔ تم اُنھیں جھوٹا کہتے ہو وہ تمھیں۔
مگر ہے یہ حماقت کا طومار۔ گاندھی جی کو پہلے ہی سمجھ لینا
چاہیے تھا کہ کسی عہد و پیمان میں جب شرطیں
نکالی جائیں تو انھیں منطقی حصر سے خالی نہ رہنا چاہیے
اسے بے منطق گاندھی جی نہیں جانتے خصوصاً
حکومت والی منطق۔ معاہدے میں کہیں منطق سے
کام نہیں لیا گیا اور لیا بھی گیا ہے تو وہ گاندھی جی
کے واسطے مفید نہیں ہو سکتا ہے حکومت اور عمال
حکومت کے لیے اسمیں گنجائش نکلتی ہے۔ ساری حالت
میں اگر آزادانہ تحقیق کا مطالبہ گاندھی جی کی طرف سے
ہے تو اسے فرمان لکھ کسی منطق کو مقرر کر دو وہ
ہر قیاس و خرافات (واقعہ) کو قیاس استثنائی بنانے
میں کامیاب ہو جائے گا۔ پولیس اور حکام ضلع
کی مخفی رپورٹیں ہر واقعہ کو داستان کی حدیں نکل
کر کے گاندھی جی کو چپ کر دیں گی۔
ہاں اس میں تھوڑی سی خرابی ہے کہ آئندہ کانگریس
ہو گا کہ کشیدگی بڑھے گی۔ باقی آئندہ۔

راقمہ

تمھاری خیر طلب منشی (آرا بیگم)

اُردو ترجمۂ گلستاں

سعدی شیرازی کی فارسی کتاب گلستاں بہت
مشہور و مقبول کتاب ہے انگریزی اور دوسری یورپین
زبانوں میں اس کا ترجمہ شائع و ذائع ہو چکا ہے اب
ہمارے پرانے عنایت فرما مولوی محمد خلیل الرحمن صاحب
سابق مالک "الخلیل" بجنور نے بہت خوبصورت گٹکے
پر اُردو ترجمہ ترتیب دیا ہے۔ نثر کا ترجمہ نثر
اور نظم کا منظوم۔
عبارت نہایت صاف و سادہ ہے۔ خوبصورت
شاعر نہیں ہیں پھر بھی کافی محنت سے نظم و نثر میں
اثر پیدا کرنے کی سعی کی ہے اور ایک لطف پیدا کر دیا ہے
کتاب اس قابل ہے کہ لڑکے بچوں کی تعلیمی کتابوں
میں اسے بھی جگہ دیں کہیں کہیں شاعری کے اعتبار
سے خامی رہ گئی ہے غالباً طبع ثانی میں یہ
نقص بھی رفع ہو جائے گا۔
ایک روپیہ چار آنہ قیمت ہے۔ دفتر اُردو
گلستاں بجنور (یوپی) سے مل سکتی ہے۔

مولانا پنچ کی نوٹ بک

خواب کی تعبیر

سکندر نے خواب دیکھا کہ دارا سے کشتی ہوا
اور دارا نے اسے زمین پر پٹک دیا اسکے جیتے جی کی
دربنگ چار ا- دل نے کہا خواب سچا نہیں اگر دارا
سے جنگ ہوئی تو ضرور تم ہار گے۔ جب ارسطو نے
یہ خواب سنا تو کہا - تم دارا پر غالب ہو گے دارا نے
تم کو زمین پر پٹخا ہے یعنی آگے دے دیا ہے اسکا مطلب
یہ ہے کہ سلطنت تو ہی ہے یعنی تخت و تاج اور
زمین کا مالک ہو گا۔

جیسا کہ ہی ارسطو نے کہا تھا۔ ایک خواب ابھی
نے بھی دیکھا ہے کہ گاندھی جی نے حکومت پر فتح پائی
جیسے اور تمبر داروں کی فہرست لکھ بھیجی -
حکومت نے جواب انکار اور تکذیب سے کر یا نہ دی
اور قبل اسکے کہ ہمارے دوست گاندھی جی تحقیق
کرا کے سلسلہ میں انکا دعوٰی تحقیقات کے مطالبہ
پر اصرار کریں انہوں نے ہندوستان سے روانگی
اور انگلستان کے سفر کا ارادہ ظاہر کر دیا ہے
ہے کوئی ارسطو جو اس خواب کی تعبیر دے؟
کون جیتے گا جیتنی کہانے والا یا دیکھنے والا؟

جیل اور دار الشفا

تاریخ بمبئی میں ایک قصہ درج ہے کہ سلطان
محمود نے بہت بڑا اسپتال بنوایا جب اسکی عمارت بن کے
تیار ہو گئی تو سلطان اسکا معائنہ کرنے گیا اور رکعت
نماز شکر پڑھی۔ اس دار الشفا میں ایک دیوانے
صاحب مقید تھے انہوں نے سلطان سے پوچھا یہ
بادشاہ یہ شکریہ کا ہے کو لکھا رہا ہے؟ سلطان نے
فرمایا کہ اس عمارت کی تیاری پر یہ شکر کا شکرانہ
کرتا ہوں کہ اس نے توفیق نیک عنایت فرمائی
دیوانہ نے کہا تو پھر تم کو میری جگہ میں آنا چاہیے
سلطان نے کہا کیوں؟
دیوانہ نے کہا جیسے کہ تم ماتھوں کا مال ٹھگوں کو
کھلاتے ہو۔ خدا اس بات پر قادر ہے کہ ان پاگلوں
کو شفا دے اسے تمہارے ہسپتال کی ضرورت نہیں؟

یہ افواہ خوب گرم ہے کہ حکومت بہت جیل خانے
درست کروا رہی ہے۔ کئی صوبوں میں جیل کی
توسیع کی اسکیم پر غور ہو رہا ہے۔ یہاں تو امید ہے
کہ وہ اعتراض ایک پاگل نے سلطان محمود پر جڑا تھا
وہ اعتراض حکومت پر بھی عاید نہ ہوگا۔ کیونکہ
ابھی اسنے تو پاگلوں کی روشنی دار پنجرہ ضروری تھی
پوری حکومت فرزانہ و عاقل گروہ کو رہنے کے
لیے مکان اور بدوں خدمت روٹیاں عنایت
فرمائے گی۔ خصوصا جب مقیدوں میں بڑے
بڑے قابل ایم اے بی اے وکیل بیرسٹر
ڈاکٹر شامل ہوں گے۔ بڑوں کی بڑی بات!

اگر آئندہ کچھ ہو تو؟

ایک مشورہ۔ لکھنؤ میں جب فساد ہوا تھا اور
پولیس نے بندوق سے کام لیا تھا تو حکومت
کی طرف سے رعایا کو مطمئن کرنے کے لیے
ایک تحقیقاتی کمیٹی مقرر ہوئی جس کا بائیکاٹ ہوا
اور تحقیقات کے نتائج پر کسی نے اعتماد نہیں کیا -
کشمیر میں مسلمانوں پر حکومت کی جانب سے زیادتی
ہوئی اسکی تفتیش بھی تین جج کر رہے ہیں ہمنوا
اخبار نویس اسپر آمادہ تھا کہ اسے صداقت کے نمونے
لگا رہے ہیں۔ پس معلوم ہوا کہ کشمیر کی ریاست سے
انصاف کی توقع بہ نسبت برطانوی عدالت کے
زیادہ ہے آئندہ اگر برطانیہ میں ایسا ہی دنگا
میں چوٹ چلے تو کشمیر سے جج بلائے جائیں گے تاکہ
پھر شکایت رفع ہو جائے گی۔

المختصرات

(۱) خاکسار ایڈیٹر بیمار ہے۔
(۲) اکثر مطالعہ کنندگان پنچ قیمت کی ادائی پر تساہل
فرماتے ہیں۔ یہ حرکت مزاج نازک پر گراں گزرتی ہے ہم
آپ کو خوش رکھیں اور آپ کہتے ہیں؟ ابھی چندہ ادا نہیں
کرتے۔ ہاں اگر آپ اسے خوش کر دیں تو ہم نیز ہم۔
حالانکہ یہ ہی کی مثل ہیں ہو جائے۔

بہت عوام فروخت کے لیے

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۷۲۰

[illegible]

بنام

[illegible]

بہت عوام فروخت کے لیے

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۱۳۰۳

[illegible]

بنام

[illegible]

دستخط حاکم (بعدالت) انگریزی

مہر عدالت

ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے

اگر آپ اشتہاری ادویات دغابازی
خوردہ طبیبوں کے ہاتھوں زک اٹھا کر
مایوس ہو چکے ہیں اور اس عالم یاس میں [illegible]
حاصل کرنا یا سچا مخلصانہ مشورہ کے متلاشی ہیں اگر
آپ نامور تجربہ کار کامل الفن اور حاذق اطبا کے مشوروں
سے بلا ادائے فیس فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ایک
کارڈ لکھ کر دواخانہ معدن الادویہ کی جدید فہرست طلب
فرما کر فائدہ اٹھائیے اور دوسرے بھائیوں کو بھی نفع
پہنچائیے۔ تمام خط و کتابت صیغہ راز میں رہتی ہے۔
المشتہر: منیجر دواخانہ معدن الادویہ [illegible] لکھنؤ

طلسمی پریس

[illegible]

اگر آپ کو

برانچ کلکتہ — برانچ امین آباد

تمباکو خوردنی کا شوق ہے تو ضرور جدید فہرست ۱۹۳۱ء
معہ نمونہ تمباکو خوردنی پتہ ذیل سے مفت طلب فرمائیے
المشتہر: مقتدا خاں آقتدا خاں تاجر تمباکو لکھنؤ

شرائط ایجنسی

(۱) [illegible]
(۲) [illegible]
(۳) [illegible]
(۴) [illegible]
[illegible]

شاہی سرمہ

[illegible]

جلد نمبر　　رجسٹرڈ نمبر ۰۰۰۰

غذائے روحانی

معارف النغمات

یعنی

وہ بے نظیر کتاب جس نے پیچ پیچ ہوا میں گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کی طرح سُروں کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہیں کہ تا حال موسیقی کے جزو علمی پر

اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم میں مصنف نے

اساتذۂ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنی

تان سین کے عہد سے لے کے زمانۂ حال تک صدہا اساتذۂ فن کی کلاکی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی دُھرپد و ہوری کاغذ پر کھینچ دیا ہے

اُستاد محمد علی خاں

میاں تان سین کے آخری یادگار ہیں صدہا راگوں کی دُھرپد اور ہوریاں اس کتاب میں اُن سے نقل کی گئی ہیں۔ بعض ہوریاں آپ نیز گلے سے ادا کرنے پر قادر ہیں تو کتاب کے رموز کو سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت وضاحت سے ابتدائے کتاب میں لکھ دیے گئے اسی طرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہیں جس طرح کہ استاد خود تعلیم دیتا ورنہ ایک معمولی ہارمونیم یا بانسری سے کام نکال سکتے ہیں۔ ان کے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایۂ نازش بھی آپ کو اس کتاب میں ملے گا۔ فی الحقیقت مصنف نے ہزاروں روپیہ صرف کیا اور ایک مدت سے کام لیکے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا۔ تمام ہندوستان کے استادوں کا سرمایۂ ناز اس میں موجود ہے۔ قیمت پانچ روپیہ۔ محصول ڈاک ہر حال ذمہ خریدار۔ پتہ: منیجر اودھ پنچ لکھنؤ